© rasailojaraid.com

برید حرمین

از کرامت اللہ خان پسروری (منگلا کالونی)

محترم جناب مدیر "حرمین" جامعہ علوم اثریہ، جہلم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

گزارش ہے کہ یہاں منگلا کالونی کے خطیب مفتی محمود حسین شائق صاحب سے جو کہ حنفی المسلک ہیں، بعض اوقات کچھ اختلافی مسائل پر بات چیت ہوتی رہتی ہے۔ پچھلے دنوں ایک نشست میں موصوف نے درج ذیل امور پر جماعت اہلحدیث کا موقف اور رجحان دریافت کیا۔ گو کہ راقم نے اپنی بساط بھر جوابات دیئے مگر ان کا مطالبہ جماعتی موقف معلوم کرنے کا ہے اس لئے آپ درج ذیل سوالات کے جوابات رسالہ "حرمین" میں شائع کر کے مشکور فرمائیں تاکہ ان کی تسلی ہو سکے۔

۱۔ شاہ اسماعیل شہیدؒ مصنف رسالہ "تقویۃ الایمان" کی جو عبارتیں متنازعہ اور گستاخی پر مبنی سمجھی جاتی ہیں اب ان کے بارے میں جماعت کا موقف کیا ہے؟

میرا جواب یہ تھا کہ ہم ان کی ایسی تمام عبارتوں کے جن سے حضور اکرم ﷺ کی شان اقدس میں کوئی گستاخی کا پہلو نکلتا ہو نہ تو مکلف ہیں اور نہ ہی ہم ان کے مقلد ہیں۔ اہلحدیث تو صرف حضور اکرم ﷺ کی ذات اقدس کی تمام باتوں کو تسلیم کر لینا ہی جزو ایمان سمجھتے ہیں۔ آپ ﷺ کے علاوہ کسی امام یا بزرگ کی تمام باتوں کو من وعن تسلیم کر لینا گویا کہ اس بزرگ کو منصب نبوت پر بٹھانا ہے اور اہلحدیث یہ مقام نبی اکرم ﷺ کے علاوہ اور کسی بھی شخصیت کو نہیں دے سکتے۔ جیسا کہ آئمہ اربعہؒ میں سے بھی جس کسی کی بات قرین حدیث مل جاتی ہے وہ قبول کرتے ہوئے باقی چھوڑ دیتے ہیں۔ (خذما صفا ودع ما کدر) کے تحت کسی ایک کے پیچھے اندھا دھند تقلید کرتے ہوئے نہیں چلتے بلکہ سب آئمہ عظامؒ کو یکساں مقام دیتے ہوئے ان کی ذاتی رائے یا قیاس کو درخور اعتنا نہیں سمجھتے۔

۲۔ حضور ﷺ کو اللہ تبارک تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی مقامات پر بشر کہا ہے۔ آپ ﷺ نے خود بھی اپنے آپ کو بشر کہا ہے۔ کیا صحابہؓ نے بھی آپ ﷺ کو بشر کہا ہے؟

میرا جواب تھا کہ نماز میں دوران تشہد صحابہ کرامؓ "عبدہ ورسولہ" کہہ کر اقرار کرتے تھے۔ جو کہ اب تک بلکہ تا قیام قیامت امت محمد ﷺ کے لئے یہ اقرار کرنا لازمی ٹھہرا۔ اور "عبدہ" سے صحابہ کرامؓ کی مراد حضور ﷺ کی ذات اقدس (محمد بن عبداللہ) ہی تھے۔ آپ ﷺ آدم علیہ السلام کی اولاد تھے۔ بندہ بشر یا انسان اولاد آدم کیلئے ہی مختص الفاظ ہیں۔ اور بعد از خدا اہم ترین اور اعلیٰ ترین مقام رسالت پر فائز ہونے کی وجہ سے عبد خاص یعنی عبدہ۔

بقول علامہ اقبالؒ: عبد دیگر، عبدہ چیزے دگر۔

مزید فرمایا۔ سبق ملا ہے معراج مصطفیٰ سے مجھے
کہ عالم بشریت کی زد میں ہے گردوں

لہٰذا بقول سعدیؒ اہلحدیث بھی یہی کہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ

؎ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

۳۔ بوقت ہجرت مدینہ اہل مدینہ نے حضور ﷺ کو "یا محمد" اور "یا رسول اللہ" کے الفاظ سے خطاب کیا۔ لہٰذا یا رسول اللہ اب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بھی کہا جاسکتا ہے۔وغیرہ

میں نے وضاحتاً کہا کہ وہ تو اہل مدینہ نے حضور ﷺ کا استقبال کرتے وقت کہے تھے۔آپ ﷺ کو سامنے آتا دیکھ کر آپ ﷺ کو نام اور مقام سے پکارا۔آپ ﷺ کے ذاتی نام نامی اسم گرامی حضرت محمد ﷺ کہہ کر اور مقام رسالت یعنی یا رسول اللہ کے سادہ الفاظ سے استقبال کیا۔اور کوئی افراط و تفریط بھی نہ کی۔اب یہ الفاظ کیسے کہے جا سکتے ہیں۔؟ کیونکہ وہ ایک موقعہ ہجرت تھا اور حضور ﷺ سامنے تشریف لارہے تھے۔جیسا کہ ہر زبان اور ہر ملک میں بوقت استقبال کسی بھی شخصیت کیلئے کہے جاتے ہیں۔جیسا کہ عربی میں اھلاً و سھلاً و مرحباً وغیرہ اور فارسی میں خوش آمدید یا خواص کیلئے یوں بھی کہتے ہیں۔اے آمدنت تو باعث آبادیٔ ما۔اردو میں تشریف لائیے یار کھیئے یا قدم رنجہ فرمایئے۔تو پھر اس میں کیا خاص بات ہے؟

۴۔ گرمیوں میں ظہر کی نماز کو کچھ دیر کر لینا یہ ایک اجازت یار خصت ہے۔نہ کہ لازمی حکم۔نمازوں کی بروقت ادائیگی ہی قطعی قرآن مجید سے ثابت ہے۔کہ (ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتاباً موقوتا) یعنی نمازوں کا بروقت ادا کرنا ہی مسلمانوں پر فرض اور ظاہر ہے کہ زوال شمس سے بعد نماز ظہر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔جو کہ تمام موسموں پر محیط ہے۔پھر الگ حدیث کیوں ہونے لگی۔وہ تو حضور ﷺ کی شفقت ہے کہ گرمیوں میں کچھ دیر بھی کر لی جائے تو اولیت کے ثواب سے محروم نہ سمجھا جائے گا۔اور بلکہ حدیث نبوی ﷺ میں اولیت ہی کو ترجیح حاصل ہے۔حسب فرمان نبوی ﷺ "افضل الاعمال الصلوٰۃ فی اول وقتھا"۔جس سے بات بالکل واضح ہو جاتی ہے۔کہ ترجیح و فضیلت اول اوقات میں ہی ہے۔واللہ اعلم بالصواب۔

علماء طلباء وکلاء اور ججز وغیرہ
کیلئے خوشخبری

علم وراثت کے موضوع پر شہرۂ آفاق کتاب "السراجی" کی عظیم شرح بزبان اردو "اعانۃ الراجی علیٰ تصریح السراجی" منصۂ شہود پر آچکی ہے۔جس میں علم وراثت کے تمام مسائل کو نہایت آسان و مدلل انداز میں حل کیا گیا ہے۔یہ شرح ماہر علم وراثت

استاذ العلماء حضرت العلام پیر محمد یعقوب الہاشمی القرشی حفظہ اللہ
شیخ الحدیث جامعہ علوم اثریہ جہلم

کی علمی کاوشوں کا مجموعہ ہے۔بلاشبہ یہ شرح تشنگان علم وراثت کے لئے انتہائی معاون ثابت ہوگی۔ان شاء اللہ العزیز

ملنے کے پتے:

مکتبہ الاثریہ جہلم ۔ نعمانی کتب خانہ لاہور۔ مکتبہ قدوسیہ لاہور۔ فاروقی کتب خانہ لاہور۔ سبحانی اکیڈمی لاہور

نیز یہ کتاب تمام بڑے کتب خانوں سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

۱

© rasailojaraid.com